AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

https://al-qudwah.com

قادیانی تفاسیر میں فکری تضادات عوامل واثرات کا خصوصی مطالعہ

Analytical Study on Ideological Contradictions in Qadiani Interpretations: Causes and Impacts

ABSTRACT

Qadianism, recognized as a non-Muslim group, has attempted to distort the teachings of the Holy Qur'an by manipulating its meanings and presenting Ghulam Ahmad Qadiani as a prophet. Their translations and interpretations of the Qur'an are fraught with thousands of errors and deliberate distortions that undermine the core message and purpose of the Holy Scripture. These misrepresentations have raised significant concerns in Muslim countries, with several nations imposing bans on Qadiani translations and interpretations due to their deviation from the established rules and principles of Qur'anic exegesis. The primary motive behind these distortions is to validate Ghulam Ahmad Qadiani's false claim to prophethood. By misusing the Holy Qur'an, Qadianism has sought to alter Islamic teachings, resulting in their interpretations gaining favor in the Western world, which has often promoted these interpretations as preferable. This misrepresentation poses a severe challenge to the integrity of Islamic doctrine and has necessitated a collective response from the Muslim world. It is imperative for the global Muslim community to establish a dedicated group of scholars and researchers tasked with systematically analyzing and exposing the distortions introduced by Qadianism. This initiative would serve to protect the authenticity of the Holy Qur'an, safeguard Islamic teachings, and educate the world about the misrepresentations propagated by Qadiani interpretations. Through concerted efforts, the Muslim world can effectively counter these distortions and uphold the sanctity of the Holy Qur'an in its true and unaltered form.

Keywords: *Qadianism, Holy Qur'an, False interpretations, Ghulam Ahmad Qadiani, Islamic teachings distortion, Muslim world response.*

AUTHORS

Jamil Ur Rahman*
PhD Scholar, Department of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur:
jamilbwp24@gmail.com

Dr. Hafiz Sultan Mahmood*
Assistant Professor, Department of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur
sultan.mahmood@iub.edu.pk

Date of Submission: 27-10-2024
Acceptance: 13-11-2024
Publishing: 18-11-2024

Web: https://al-qudwah.com/
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

Correspondence Author:
Jamil Ur Rahman*PhD Scholar, Department of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.*

تمہید:

اگرچہ مرزاغلام احمد قادیانی کی بہت خواہش تھی کہ وہ قرآن کریم کی تفسیر تحریر کرے لیکن وہ مستقل تفسیر تو نہیں لکھ سکا البتہ سورۃ فاتحہ کی تین جزوی تفاسیر جو کہ اصل میں تاویلات باطلہ ہیں تحریر کیں جن میں سے دو عربی میں اور ایک اردو میں ہے چنانچہ کرامات الصادقین اور اعجاز المسیح یہ دونوں عربی جزوی تاویلات ہیں۔ ہاں کچھ عرصہ قبل ادارۃ المفقین چناب نگر نے آٹھ جلدوں میں موصوف کی طرف ایک تفسیر منسوب کر کے شائع کی ہے۔

مرزاغلام احمد قادیانی نے ایسی تاویلات کی ہیں جو کہ تحریف قرآن کے مترادف ہیں اصول تفسیر سے بالکل معارض، تمام مفسرین معاند اور قواعد و مقاصد شریعہ کے سراسر خلاف ہے۔ بطور نمونہ اختصار کے ساتھ تین مثالیں پیش خدمت ہیں:

مثال نمبر ایک:

مالک یوم الدین تو اس میں مرزابشیر الدین تفسیر صغیر میں لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ مذہب کے دن کا مالک ہے یعنی جب کوئی سچا دین ظاہر ہوتا ہے تو اس وقت خدا کی قدرتیں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں یعنی ان سے مراد یہ عام وقت ہے۔[1] جبکہ مرزاغلام احمد قادیانی تفسیر مسیح موعود جلد نمبر 1 صفحہ 133 پر ذکر کرتا ہے کہ اس سے خاص وقت مراد ہے اور اس سے میری بعثت کا وقت ہی مراد ہے۔[2]

مثال نمبر دو:

مرزاغلام احمد قادیانی اس آیت" اذ قال الله یا عیسی انی متوفیك ورافعك" کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ "**توفیک**" کا لفظ ہمیشہ وفات کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس کا استدلال اس ترتیب سے ہے کہ "متوفیک" پہلے اور "**رافعک**" بعد میں آیا ہے، یعنی وفات پہلے اور رفع بعد میں ہوتی ہے۔ تاہم، مرزاغلام احمد اپنے الہام کے مطابق اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ "انی متوفیک" کا مطلب ہے "میں تجھے پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔"[3]

محمد علی لاہوری "بیان القرآن" میں اس آیت" انی متوفیک ورافعك" کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ یہاں رفع سے مراد رفع روحانی ہے۔[4] اسی طرح مرزاطاہر احمد کے "ترجمہ قرآن" میں بھی یہی بیان کیا گیا ہے کہ اس رفع سے مراد روحانی رفعت ہے۔[5]

---

[1] مرزابشیر الدین محمود احمد، تفسیر صغیر، لاہور: نظارت نشر و اشاعت، 1962ء، ص 15
Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad, Tafseer-e-Sagheer, Lahore: Nazarat Nashr-o-Isha'at, 1962, p. 15

[2] مرزاغلام احمد قادیانی، تفسیر مسیح موعود، جلد 1، لاہور: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز، 2004ء، ص 133
Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, Tafseer-e-Masih-e-Maud, Vol. 1, Lahore: Islam International Publications, 2004, p. 133

[3] مرزاغلام احمد قادیانی، تفسیر مسیح موعود، جلد 1، لاہور: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز، 2004ء، ص 255
Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, Tafseer-e-Masih-e-Maud, Vol. 1, Lahore: Islam International Publications, 2004, p. 255

[4] محمد علی لاہوری، بیان القرآن، لاہور: انجمن حمایت اسلام، 1915ء، ص 200
Muhammad Ali Lahori, Bayan-ul-Quran, Lahore: Anjuman-e-Himayat-e-Islam, 1915, p. 200

[5] مرزاطاہر احمد، ترجمہ قرآن، لندن: اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز، 1997ء، ص 50
Mirza Tahir Ahmad, Translation of the Quran, London: Islam International Publications, 1997, p. 50

مثال نمبر تین:

"قل اطیعوا اللہ" موصوف اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میری اطاعت کرو جو کہ صراحتاً قرآن و سنت، اجماع صحابہ اور اقوال مفسرین کے بالکل خلاف ہے۔[6]

قادیانی تفاسیر میں امت کے مسلمہ اصول ملحوظ خاطر نہیں رکھے جاتے اپنی من مانی کی جاتی ہے اور اپنے نظریات کو زبردستی تھونپا جاتا ہے۔ قادیانی تفاسیر کا یہ سلسلہ غلام احمد قادیانی سے لے کر اب تک چلا آرہا ہے تراجم ہوں یا تفاسیر ہوں یا تفسیری نوٹس ہوں۔

"فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللہ مُبْتَلِیْکُم بِنَہَرٍ"[7]

اس کا اصل ترجمہ تو یوں ہے:

"پھر جب طالوت اپنے لشکر کو لے کر نکلا تو کہا کہ بے شک اللہ تعالی تمہیں ایک نہر سے آزمائے گا۔"

تفسیر احمدی میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

"پھر جب روانہ ہوا قد آور بادشاہ فوجوں کے ساتھ تو نبی نے کہا کہ اللہ آزمائے گا تم کو ایک نہر سے"

اس ترجمہ میں دو طرح کی خرابیاں ہیں ایک تو یہ کہ مصنف نے اس میں قد آور کے الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے جس کے الفاظ نہیں ہے اور دوسرا اس نے طالوت کو نبی کہہ دیا ہے جو کہ غلط ہے جس کی تائید اس سے پہلے والی آیت میں موجود ہے:

"وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَى وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ "[8]

کہ طالوت اور نبی الگ الگ شخصیات ہیں نہ کہ ایک۔

"إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا "[9]

اس آیت کا اصل ترجمہ تو یوں ہے:

"جب اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا کہ اے عیسی کہ میں تجھے واپس لے لوں گا اور اٹھالوں گا تو میں اپنی طرف اور تمہیں ان لوگوں کے گندے ماحول سے پاک کردوں گا جو کافر ہیں۔"

تفسیر احمدی میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

"اور جس وقت فرمایا اللہ نے اے عیسی میں تجھے وفات دینے والا ہوں تیری روح قبض کرنے والا ہوں پھر تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور منکروں سے تجھے پاک کرنے والا ہوں"

اس ترجمے میں بھی موصوف نے بہت سے غلطیاں کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے کہا ہے کہ میں تیری روح قبض کرنے والا ہوں جس کے قرآنی الفاظ نہیں ہیں۔

---

[6] بیان القرآن، 667

Bayan-ul-Quran, 667

[7] البقرہ:249

Al-Baqara: 249

[8] البقرة: 248

Al-Baqara: 248

[9] آل عمران: 55

Al-Baqara: 249

"وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ "[10]

اس آیت کا اصل ترجمہ یوں ہے کہ "نہیں ہے محمد مگر ایک رسول اور آپ ﷺ سے پہلے کئی رسول گزر چکے ہیں۔"

تفسیر احمدی میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

"اور نہیں ہے محمد ﷺ مگر ایک رسول اس کے پہلے سب رسول مر چکے"

مذکورہ آیت میں موصوف نے لفظ "خلت" کا معنی مر چکے کیا ہے جو کہ کسی بھی لغت سے ثابت نہیں اور نہ ہی آج تک کسی مفسر نے یہ معنی مراد لیا ہے۔

"سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى "[11]

اس کا اصل ترجمہ یوں ہے:

"پاک ہے ذات جو لے گئی اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک"

لیکن تفسیر احمدی میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

"وہ پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے پیارے محمد ﷺ کو راتوں رات مسجد حرام سے اس اخیر مسجد تک"

مذکورہ آیت میں مولوی میر محمد لکھتا ہے کہ اس مسجد سے مراد یا تو بیت المقدس ہے یا مسجد نبوی ہے یا مسیح موعود کی مسجد ہے جبکہ قرآن پاک میں واضح الفاظ ہیں کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ "[12]

اس آیت کا اصل ترجمہ یوں ہے کہ "جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے۔"

تفسیر احمدی میں اس کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے "اور جس دن ہم بڑے بڑے پہاڑوں کو چلا دیں گے"

حاشیے میں لکھتے ہیں کہ بڑے بڑے پہاڑوں سے مراد بڑے بڑے آدمی ہیں کہ ہم بڑے بڑے آدمیوں کو مار دیں گے جبکہ جبال کا یہ معنی کسی لغت میں بھی نہیں کیا گیا اور آج تک کسی مفسر نے بھی جبال کا معنی بڑے آدمی نہیں کیا جیسا کہ مولوی میر محمد سعید کر رہے ہیں تو جبال کا معنی بڑے آدمی کر کے موصوف نے قرآنی آیت کے مفہوم کو ہی بدل ڈالا ہے۔

حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ "[13]

اصل ترجمہ یوں ہے "یہاں تک کہ وہ طلوع آفتاب کے مقام تک پہنچا۔"

تفسیر احمدی میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے "یہاں تک کہ وہ آفتاب نکلنے کی جگہ پہنچا"

مزید لکھتے ہیں کہ اس سے مراد شرقی طرف بلوچی قوم یعنی سلطنت بلوچستان ہے۔

"يَا جِبَالُ أَوِّبِيْ مَعَه وَالطَّيْرَ "[14]

---

[10] آل عمران: 144

Al-Imran: 144

[11] الإسراء: 1

Al-Isra: 1

[12] الکہف: 47

Al-Kahf: 47

[13] الکہف: 90

Al-Kahf: 90

[14] سبا: 10

اس آیت کا اصل ترجمہ یہ کہ "اے پہاڑو اور پرندو تسبیح و مناجات میں حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام کا ساتھ دو"
تفسیر احمدی میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

"اے پہاڑ والے بڑے آدمیو اے سوار والے پرندو تم بھی داؤد کے ساتھ تسبیح کرو۔"

موصوف حاشیے میں لکھتے ہیں کہ یہاں پر پرندوں سے مراد سلیمانی جہاز ہیں تو یہ قرآن میں کتنی بڑی تحریف ہے اور حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزات کا کھلا انکار ہے۔

موصوف سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 34 میں لفظ بعوضہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالی نے قرآن میں مچھر کی کوئی مثال نہیں دی جس سے موصوف لغات کا انکار کر بیٹھے ہیں اس لیے کہ لغت میں بعوضہ مچھر کو کہتے ہیں۔

اسی طرح سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 51 میں کی تفسیر میں مشہور قصے کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ گائے کی عبادت ہو رہی تھی فرعون وغیرہ گائے کی پوجا کر رہے تھے اس لیے ایک خاص گائے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا۔

موصوف" کھیئة الطیر "میں طیر سے مراد جعفر طیار کو لیتے ہیں جو کہ بالکل تفسیری قواعد و اصول کے خلاف ہے۔

اسی طرح اپنی بے ہودہ تفسیر کرتے ہوئے فلعلک قرآنی آیت کا مصداق نبی کریم ﷺ کی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کو قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اس آیت شریف میں مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی تسلی دی جاتی ہے اور زیادہ فکر سے روکا جاتا ہے۔

اسی طرح موصوف یاجوج ماجوج کے متعلق لکھتے ہیں کہ یاجوج ماجوج دو آدمیوں کا نام ہے جو کہ روسیوں اور انگریزوں کے مورث اعلیٰ تھے کیونکہ عرب میں قوموں کا نام ان کے مورث اعلیٰ سے ہی لیا جاتا تھا اس لیے ان قوموں کا نام یاجوج ماجوج رکھا گیا۔

اسی طرح موصوف اپنی بے ہودہ تفسیر میں الھدھد کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ بلقیس کا چچا ہے جو اس کا دشمن تھا جبکہ قرآن پاک میں یہ واضح موجود ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے دربار میں رہنے والا ایک پرندہ تھا۔

قادیانی تفاسیر میں تاویلات کے عوامل

(1) تحریف قرآن کے ذریعے تلبیس حق

(2) قرآن میں تضادات ثابت کر کے مسلمانوں کے عقائد خراب کرنا

(3) معنوی تحریف سے مرضی کے مفاہیم تلاش کرنا

(4) مسلمانوں کے تفسیری نظریات کارد کرنا

(5) مسلمانوں کے اصولوں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کرنا

(6) دین میں طعن کرنا

قادیانی تفاسیر میں تاویلات کے اثرات

(1) عیسائی مشنری اور قادیانی گٹھ جوڑ

(2) اسلام کی شکل اور مغربی دنیا

(3) مغربی دنیا میں اثر و رسوخ

Al- Saba:10

(4) علمی حلقوں میں اسلامی نظام کو غلط ثابت کرنا

(5) شکوک و شبہات کا شکار

(6) بگڑے نوجوان

قادیانی تفاسیر میں باطل تاویلات کی بنیادی وجہ تحریف قرآن ہے جب تک اصلی قرآن موجود ہے تب تک کسی اور نبی کی گنجائش ناممکن ہے اسی بناء پر مسیلمہ کذاب نے بھی اپنی خود ساختہ نبوت ثابت کرنے کے لیے کئی آیات و سورتیں گھڑنے کا اہتمام کرنے کی کوشش کی لیکن بری طرح ناکام رہا اسی طرح ہی کا کام غلام احمد قادیانی نے بھی کرنے کی کوشش کی لیکن یہ بھی مسیلمہ کی طرح ناکام و نامراد رہا۔

بہر حال یہ بہت بڑا سلسلہ چلا اور غلام احمد قادیانی نے اپنی مختلف تالیفات میں قرآن کی متعدد آیات میں تحریف قرآن کی جسارت کی چنانچہ عالمی ختم نبوت نے اس سلسلہ میں ایک پورا مضمون شائع کیا ہے جس میں اسکی تحریفات کی پندرہ مثالیں مع حوالہ موجود ہیں پہلے اور دوسرے حصے میں 6 مثالیں مع ضمنی مثالوں کے ذکر کیں۔

(1) سورۃ حج کی آیت نمبر 52

"وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ "[15]

یہاں مرزا نے اس طرح آیت ذکر کی:

"وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ"

یہاں مرزا نے مِنۡ قَبۡلِكَ کو اس لیے نکال دیا کہ اس کے بغیر اس کا مدعیٰ ثابت ہو پاتا۔

(2) سورۃ رحمن کی آیت نمبر 26،27"

"كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ"[16]

جب کہ مرزا نے اس میں تحریف کرتے ہوئے "كُلُّ شيئ فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" کہا ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 210 میں ارشاد ہے:

"هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ "[17]

جب کہ مرزا قادیان نے اس میں تحریف کرتے ہوئے کہا:

" یوم یاتی ربک فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ"[18]

اسی طرح کا ایک مضمون ماہانہ ترجمان القرآن میں بھی شائع ہوا۔[19]

---

[15] الحج: 52

Al-Hajj: 52

[16] الرحمن :26۔27

Al-Rahman: 26–27

[17] البقرة: 210

Al-Baqara: 210

[18] ختم نبوت، قادیانی تحریفات، حصہ اول، مرکز اسلامیہ، غالب مارکیٹ گلبرگ، لاہور.khatm e nubuway org

Khatm-e-Nabuwwat, Qadiani Distortions, Part I, Center Of Islamia, Ghalib Market Gulberg, Lahore

[19] عارف الحق عارف، قرآنی آیات میں قادیانی تحریفات، ماہانہ عالمی ترجمان القرآن، نومبر 2020

Arif-ul-Haq Arif, Qadiani Distortions in Quranic Verses, Monthly International Spokesperson of the Qur'an, November 2020

دور جدید میں قادیانی حضرات نے ابھی بھی تعریف شدہ قرآن پھیلانے کی بہت کوشش کی ہے چنانچہ قادیانی تفاسیر میں امت کے مسلمہ اصول ملحوظ خاطر نہیں رکھے جاتے اپنی من مانی کی جاتی ہے اور اپنے نظریات کو زبردستی تھونپا جاتا ہے قادیانی تفاسیر کا یہ سلسلہ غلام احمد قادیانی سے لے کر اب تک چلا آرہا ہے تراجم ہوں یا تفاسیر ہوں یا تفسیری نوٹس ہوں۔[20]

قادیانی تراجم وتفاسیر میں تضادات موجود ہیں ان تضادات کی بدولت موجودہ مغربی مفکرین قرآن کریم کے حوالے سے ایک دفعہ پھر گہری تشکیک کا شکار ہو گئے ہیں اگرچہ یہ بات مابعد الاستشراق کا لازمی نتیجہ ہے لیکن اس کے پیچھے جو عوامل ہیں ان میں سے قادیانی تفاسیر کا اپنا ذاتی تضاد بھی موجود ہے اس طرح خود قادیانی تفاسیر میں بھی تضاد ثابت ہو گا پھر جب مسلمانوں کی تفاسیر کے مقابلے میں ان کو لایا جائے گا تب بھی بہت زیادہ تضاد ہو گا چنانچہ ذیل میں ہم ایسی مثالیں پیش کر رہے ہیں جن سے مسلمانوں اور قادیانی تفاسیر میں واضح طور پر تفاوت نظر آتا ہے۔

" وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا "[21]

اس کا اصل ترجمہ ہے کہ "ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم صرف ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔"

تفسیر کبیر میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے "اور ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے چل رہے ہو جس کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔"

جبکہ تفسیر صغیر میں بھی اسی طرح ترجمہ کیا گیا ہے۔

"مسحورا "کا استعمال دو معنوں میں ہوتا ہے ایک وہ شخص جس پر جادو کیا گیا ہو اور ایک وہ شخص جسے کھانا کھلایا جاتا ہو تو اس آیت میں پہلا معنی راجح ہے اور دوسرا مرجوح ہے لیکن مرزا محمود نے مرجوح معنی کو ترجیح دی ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

"والأظهرُ على ما في البَحْرِ التَّفْسِيرُ الأوَّلُ، وذَكَرَ أنَّ هو الأنْسَبُ بِحالِهِمْ"[22]

"وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ"[23]

"اور جب آ پہنچے گا ہماری بات پورا ہونے کا وقت ان پر تو نکالیں گے ہم ان کے لیے ایک جانور زمین سے جو باتیں کرے گا ان سے اس لیے کہ لوگ ہماری آیات کا یقین نہیں کرتے تھے۔"

تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے "اور جب ان کی تباہی کی پیش گوئی پوری ہو جائے گی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو ان کو کاٹے گا اس وجہ سے کہ لوگ ہمارے نشانات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔"

مرزا نے یہاں "تکلمھم "کا معنی کاٹنے کے کیا ہے جبکہ کسی لغت میں "تکلمھم "کا معنی کاٹنا نہیں کیا گیا۔

"فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ"[24]

"آخر کار ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔"

---

[20] حسنین اخلاق، قادیانیوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرلیا تحریف شدہ قرآن اور تراجم پر مشتمل ایپس بنالیں، روزنامہ خبریں لاہور، 20 اگست 2019، یہ ایپس ہیں احمدیہ آسک، مکتبہ احمدیہ مسلم، احمدیہ ملٹی میڈیا، روزنامہ الفضل ایک ایپلیکیشن ویکلی بدر قادیان، Ask Ahmadaya

[21] الفرقان:8

Al-Furqan:8

[22] آلوسی، سید محمود بغدادی، روح المعانی، مکتبہ نور الھدی ریاض، 234/7، ط:1999

Alusi, Sayyid Mahmud Baghdadi, Rooh al-Ma'ani, Maktaba Noor al-Hadi Riyadh, 234/7, 1999

[23] النمل: 82

Al-Naml:82

[24] القصص: 81

Al-Qasas:81

تفسیر کبیر میں اس کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے "پھر ہم نے اس کو اور اس کے قبیلہ کو مکروہات میں مبتلا کر دیا۔"

موصوف نے یہاں پر "خسفنا "کا معنی مبتلا کرنا کیا ہے جبکہ خسف کا معنی ہوتا ہے دھنسا دینا۔

قادیانی تفاسیر میں آپس میں بھی تضاد ہے جس طرح کہ:

”فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا“[25]

تفسیر کبیر میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے کہ "پس جونہی کہ بشارت دینے والا شخص حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آیا اس نے اس کرتے کو اس کے سامنے رکھ دیا جس پر وہ صاحب بصیرت ہو گیا۔"

جب کہ تفسیر صغیر میں "بصیرا "کا معنی کیا گیا ہے کہ وہ سمجھنے والا ہو گیا اب صاحب بصیرت اور سمجھدار میں تضاد ہے ہر سمجھدار صاحب بصیرت نہیں ہوتا لیکن ہر صاحب بصیرت سمجھدار ہوتا ہے۔لہذا اس مثال سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قادیانی تفاسیر میں آپس میں بھی تضادات پائے جاتے ہیں۔

نئے دین کی بنیاد

کیونکہ قادیانیوں نے ایک نئے دین کی بنیاد رکھی ہے اسی بنا پر انہوں نے اس بارے میں بھرپور سعی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو مسخ کیا جائے اور ان کی تعلیمات کی حقیقی شکل بگاڑ دی جائے اور اس کے بدلے میں ایک نئے دین کی بنیاد رکھی جائے اور اسلام کے نام پر اسلام کا ایک ایسا چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے جس کا اسلام کے ساتھ ذرا برابر بھی تعلق نہیں انہیں مذموم مقاصد کو پورا کرنے کے لیے ان لوگوں نے قرآن کریم کی اصطلاحات کو خوب بگاڑا تاکہ ان کا مقصد نکل سکے اس ضمن میں سب سے بہترین مثال سورۃ المدثر کی پہلی آیت ہے جس کا ترجمہ تفسیر صغیر میں مرزا بشیر نے ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے:

"اے بارانی کوٹ پہن کر کھڑے ہو جانے والے۔"المدثر کا یہ معنی لغت کے کسی کتاب میں موجود نہیں ہے۔

چنانچہ قادیانی تفاسیر کے تضادات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم کے اکثر معجزات والی آیات کا اکثر قادیانی غلط معنی کرتے ہیں۔

”وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى “[26]

درست ترجمہ تھا "ہم نے تم پر من وسلوی اتارے"

جبکہ تفسیر صغیر میں مرزا بشیر نے اس کا ترجمہ کیا "ہم ترنجن اور بیڑے پیدا کیا۔"

اب یہ ترجمہ جہاں تحریف قرآن ہے وہیں یہ تضادات بھی پیدا کرتا ہے۔

اسی طرح سورہ آل عمران میں آیت نمبر 112 کا ترجمہ ہے اور وہ (یہودی) انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے جبکہ مرزا بشیر نے اس کا ترجمہ کیا کہ "وہ بغیر حق قتل کرنا چاہتے تھے۔"

یہ ترجمہ اسی وجہ سے غلط کیا گیا تاکہ یہود کی سرکشی پر پردہ ڈالا جا سکے اور ان سے ہمدردی حاصل کی جا سکے حالانکہ کوئی الفاظ نہیں جو وقوع فعل سے عدول کرکے اس معنی کی طرف ذہن کو لے جائے۔

---

[25] یوسف :96

Yousuf:96

[26] البقرہ:57

Al-Baqara:57

نئے دین کی وضع

مرزا قادیانی نے خود ہی اس بات کا اقرار کیا تھا کہ میں نے جہاد کو منسوخ کر دیا ہے اسی وجہ سے موصوف کے جتنے متبعین ہیں انہوں نے اسی نکتہ پر تفسیری آراء قائم کرتے ہوئے آیات جہاد کی مختلف تحریفیں کی ہیں چنانچہ مرزا بشیر نے سورۃ الحج کی آخری آیت میں "وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ"[27] کا ترجمہ کیا" اور تم اللہ کی راہ میں ایسی کوشش کرو جو بالکل مکمل ہو"۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

جبکہ 1950 میں مرزا بشیر نے مرزا قادیانی کے اس نظریہ کی تردید کر دی اور یہ فلسفہ گھڑ لیا کہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ غیر قوم ہم پر حاکم تھی وہ غیر قوم امن پسند تھی اس کے متعلق شریعت کا حکم ہی تھا کہ اس کے ساتھ جہاد جائز نہیں۔ جیسے نماز پڑھنا فرض ہے اسی طرح دین کی خاطر ضرورت پیش کرنے کی لڑائی کرنا بھی فرض ہے۔[28]

اسی وجہ سے مرزا بشیر کے ترجمہ میں سورۃ الحج آیت نمبر 39، سورۃ الانفال آیت نمبر 65، سورۃ البقرہ آیت نمبر 216 جہاد و قتال بلکہ جنگ کا جواز مذکور ہے۔ اسی طرح سورۃ توبہ کی آیت نمبر 73 کے تحت جو ترجمہ کیا ہے وہ سراسر غلام محمد قادیانی کے نظریات کے خلاف ہے۔ مثلاً:

عقیدہ ختم نبوت کی اجماعی اصطلاح کا انکار

وفات مسیح کے حوالہ سے ایک نئی فکر کا اجراء

معراج جسمانی کا انکار

معجزات کی ایسی تشریح جس سے اعجاز قرآنی کی کوئی حیثیت ہی نہ رہے

جہاد سیفی کا انکار

ناسخ و منسوخ آیت کے متفقہ اصول کا انکار

قیامت کی علامات کا انکار یا ان کی باطل تاویلات وغیرہ۔

قادیانی تراجم میں بہت زیادہ تضاد ہیں چنانچہ سورہ البقرہ کی آیت نمبر 58 ہے اور ہم نے تم پر من و سلوی اتارا اس کا ترجمہ مرزا بشیر نے یہ کیا کہ ہم نے ترنجبین اور بٹیرے پیدا کیے جبکہ اس کا ترجمہ مولوی شیر علی قادیانی نے وہی کیا ہے جو عام مسلمانوں میں ترجمہ کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"We send down on you."[29]

اسی طرح سورۃ فرقان کی آیت نمبر 9 کے ترجمہ میں بھی مرزا بشیر اور مولوی شیر علی کے تراجم میں انتہائی تضاد ہے مرزا بشیر نے اس کا ترجمہ کیا تھا کہ "تم نہیں اتباع کرتے مگر ایسے شخص کی جس کو کھانا دیا جاتا ہے" جبکہ مولوی شیر علی نے اس کا ترجمہ وہی کیا جو عام مسلمان کرتے ہیں تم نہیں اتباع کرتے مگر ایسے شخص کی جو سحر زدہ ہے۔

You follow none but a man bewitched.

---

[27] الحج:78

Al-Hajj:78

[28] رپورٹ مجلس مشاورت 1950، ص9، 12، 14

Report Majlis-e-Mushawarat 1950, p. 9, 12, 14

[29] Molvi,shair ali, The Holy Quran,under 2:58

قادیانی تفاسیر میں تحریف معنوی کرکے مرضی کے مفاہیم نکالنے کی کوشش کی گئی ہے اس ضمن میں ایسی ایسی تحریفات کی گئی ہیں جن کا عقل وخرد سے دور دور کا تعلق نہیں ہر ایک کے علم میں ہے کہ سورۃ فاتحہ کی آخری آیت میں ان لوگوں کا تذکرہ ہو رہا ہے جن لوگوں پر اللہ تعالی ناراض ہوا ہے اور جو لوگ گمراہ ہوئے ہیں لیکن قادیانی مفسرین نے جہاں اس میں تضاد بیانیہ کی وہیں پر مختلف مرضی کے معنی بھی بیان کرنے میں انہوں نے گریز نہیں کیا۔

قادیانی مفسرین میں سے ایک مفسرہ کفیلہ خانم ہے جو "غیر المغضوب" تشریح کرتے ہوئے لکھتی ہے کہ جب کبھی اللہ تبارک وتعالی کا حکم آئے تو یہودیوں کی اتباع کرتے ہوئے ان کے ایذاء، تکفیر اور توہین میں جلدی نہ کرنا اس میں آنے والے مسلمانوں کی طرف بھی اشارہ ہے اور مسیح اور مہدی علیہ السلام کی خوشخبری بھی ہے اور مسیح کو ماننے والوں پر انعامات کی خوشخبری بھی ہے۔

اسی طرح موصوفہ "وينذر الذين قالواتخذ الله ولدا" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ اس آیت کا مصداق ان کے دور کا دجال ہے اور قوم مسیح دجالی فرقہ ہے۔

اس طرح موصوفہ سورۃ عنکبوت کی آیت نمبر 69 کی تشریح کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ تبلیغ کے مضمون میں خاص طور پر عیسائیوں کو بیدار کیا جو عقیدہ تثلیث سے اللہ تعالی پر افترا کرتے ہیں اور جن سے آخری زمانہ میں اسلام کا مقابلہ مقدر تھا انہیں بتلایا کہ نبی کریم ﷺ جو دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے دنیا کے کامیاب ترین شخص تھے آپ ﷺ کی سچائی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ آپ کی نیابت میں آنے والا مسیح اور آپ کے تابعین عظیم کامیابیوں سے ہم کنار ہیں یہ وہ صراط مستقیم ہے جس پر چل کر مادیت میں گھری انسانیت کی بے چینی کا مداوا ہو سکتا ہے۔

قادیانی تفاسیر میں حق سے عدول کی اہم وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ دین حق پر طعن کرنا چاہتے ہیں اور اپنی طرف سے لائے ہوئے من گھڑت کو اصلی ثابت کرنے کی کوشش میں قرآن کے مفاہیم کو بگاڑ دیتے ہیں تاکہ قرآنی تعلیمات کو طعن کا سبب بنایا جا سکے چنانچہ اس ضمن میں مرزا قادیان کے رب العالمین، رسالت مآب ﷺ کے بارے تضاد دعوے ہی کافی ہیں بہر حال یہ ایک ایسی دلدل ہے جس سے نکلنا تقریباً مشکل ہو گیا ہے۔

اب چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں جن میں مرزا نے دو دو قول ذکر کیے جائیں گے اور ہر ایک قول دوسرے قول کے متضاد ہے۔

(1) اللہ تبارک وتعالی کی ذات وصفات کے بارے میں تضادات

قول اول: اللہ تبارک وتعالی غلطی نہیں کر سکتا

"خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے"[30]

قول ثانی: اس کے خلاف ہے مرزا قادیانی کو خدائی الہام

"انی مع الافواج اتيك بغتة ان مع الرسول اجيب اخطى واصيب "

"میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا اور میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔"

حاشیہ پر لکھا ہے کہ:

---

[30] حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج 22، ص 81، حاشیہ

Haqiqat al-Wahi, Ruhani Khazain, vol. 22, p. 81, footnote

اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ میں (اللہ تعالی نعوذ باللہ) خطا کروں گا اور صواب بھی یعنی جو چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔[31]

تو مرزا کے یہ دونوں قول آپس میں متضاد ہے پہلے میں یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالی غلطی نہیں کرسکتا دوسرے میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالی سے غلطی ہوسکتی ہے۔

(2)اسی طرح موصوف کا ایک نظریہ ہے کہ خدا اور نبی جدا جدا ہیں۔

اس میں مرزا کا پہلا قول یہ ہے کہ "خدا اور نبی کا الگ الگ ہونا ضروری ہے"[32]

موصوف کا دوسرا نظریہ بالکل اس کے خلاف ہے کہ "خداوند سے مراد ظلی طور پر نبی کریم ﷺ ہیں کیونکہ وہ مظہر اتم الوہیت اور درجہ سوم قرب پر ہیں"[33]

مرزا قادیانی نے پہلے قول میں یہ کہا تھا کہ خدا اور نبی الگ الگ ہیں یعنی ان میں فرق ضروری ہے اب اس دوسرے قول میں کہہ رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ ذات باری تعالی کا جز ہے۔

(3)خدائی قانون نہیں بدل سکتا:

اس بارے میں مرزا قادیانی کا پہلا قول یہ ہے کہ:

"خدا تعالیٰ کا قانون ہرگز بدل نہیں سکتا۔"[34]

جبکہ موصوف کا دوسرا قول یہ ہے کہ "خدائی قانون بدل سکتا ہے"[35]

اللہ تبارک وتعالی کی ذات وصفات کے بارے میں مرزا قادیانی کے تضادات ذکر کرنے کے بعد اب وہ مثالیں ذکر کی جاتی ہیں جس میں مرزا نے رسالت مآب ﷺ کے متعلق متضاد اقوال ذکر کیے ہیں۔

(1)نبی کریم ﷺ کا کوئی لڑکا نہ تھا

اس بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کا پہلا قول یہ ہے کہ "آنحضرت ﷺ کا کوئی لڑکا نہ تھا" "دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔[36]

جبکہ موصوف کا اس بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ "آنحضرت ﷺ کے گیارہ لڑکے تھے"

---

[31] حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج22، ص104، حاشیہ

Haqiqat al-Wahi, Ruhani Khazain, vol. 22, p. 104, footnote

[32] براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج2، ص273، حاشیہ

Braheen Ahmadiyya, Ruhani Khazain, vol. 2, p. 273, footnote

[33] سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن، ج2، ص273، حاشیہ

Sarma Chashma Arya, Ruhani Khazain, vol. 2, p. 273, footnote

[34] کرامات الصادقین، روحانی خزائن، ج7، ص150

Karamat al-Sadikin, Spiritual Treasures, Vol. 7 p. 150

[35] خلاصہ عبارت چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج23، ص104

Summary of The Fountain of Knowledge, Ruhani Khazain, vol. 23, p. 104

[36] ملفوظات، ج6، ص57۔58

Malffazat, vol. 6, pp. 57–58

تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔[37]

(2)انبیاء کرام علیہم السلام کی تحقیر بہت بڑا جرم ہے

مرزا قادیانی کا اس بارے میں پہلا قول یہ ہے کہ:

"کسی بھی نبی کی تحقیر کرنا سخت گناہ ہے اگرچہ اشارہ سے ہی کیوں نہ ہو اور اللہ تبارک وتعالی کے عذاب کے نزول کا موجب ہے"[38]

اس بارے میں مرزا قادیانی کا دوسرا قول یہ ہے کہ "یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے"[39]

(3)انبیاء کی وحی شیطانی اثرات سے پاک ہوتی ہے

موصوف کا اس بارے میں پہلا قول یہ ہے کہ "محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے"[40]

جبکہ مرزا قادیانی کا دوسرا قول اس کے خلاف ہے

"سو ایسا ہی روحانی طور سے شیطان نے یسوع کے دل میں اپنا کلام ڈالا"

یسوع نے اس شیطانی الہام کو قبول نہ کیا بلکہ رد کیا... بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو نبی کو شیطانی الہام ہوا تھا۔[41]

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ خود مرزا قادیانی کہ اپنے اقوال میں بھی تضاد پایا جاتا ہے جیسا کہ اس اخری مثال سے پتہ چلا ایک قول میں کہتا ہے کہ انبیاء شیطانی سے محفوظ ہوتے ہیں اور دوسرے میں کہتا ہے کہ انبیاء کے دلوں میں شیطان اپنے سے ڈال دیتا ہے۔

قادیانی تفاسیر کے اثرات

اسلام کے تشخص میں بگاڑ

اسلامی تعلیمات میں بگاڑ

قرآن کریم کی تعلیمات میں تضادات

اصول تفسیر کا انکار

تحریف قرآن کی ناپاک جسارت

مسلم علماء کی تفاسیر غیر معتبر۔

---

[37]چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج23، ص299

Chashma Ma'rifat, Ruhani Khazain, vol. 23, p. 299

[38]چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ج24، ص390، حاشیہ

Chashma-e-Ma'rifat, Ruhani Khazain, vol. 24, p. 390, footnote

[39]نزول المسیح، روحانی خزائن، ج18، ص، 413

Nuzul Masih, Ruhani Khazain, vol. 18, p. 413

[40]توضیح مرام، روحانی خزائن، ج3، ص60

Tawdhih Maram, Ruhani Khazain, vol. 3, p. 60

[41]ضرورت الامام، روحانی خزائن، ج13، ص487۔488

Zaroorat al-Imam, Ruhani Khazain, vol. 13, p. 487. 488

قادیانی تفاسیر کے برے اثرات میں سے سب سے برا اثر اسلام کے تشخص میں بگاڑ پیدا کرنا ہے قادیانی تفاسیر نے اسلام کی حقیقی تصویر کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے اسی لیے آج یورپ میں قادیانیت کو دو وجوہ سے پروموٹ کیا جارہا ہے ایک وجہ تو یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کے تشخص میں بہت زیادہ بگاڑ پیدا کر دیا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کی ایسی تصویر ان کے سامنے رکھی ہے جس سے ان کی تہذیب پر کوئی اثر مرتب نہیں ہو گا الٹا اسلامی تشخص کا حقیر سا تعارف کیا جائے گا

اس ضمن میں قادیانی تفاسیر کی کچھ جھلکیاں یہاں پیش کی جاتی ہیں۔

مثلاً قادیانیت کا قرآن کریم کے بارے میں یہ نظریہ ہے کہ یہ قرآن 1857 میں اٹھا دیا گیا ہے پھر دوبارہ مرزا کی تعلیم کے ذریعے سے اسے زندہ کیا گیا ہے

چنانچہ مرزا قادیان لکھتا ہے کہ قرآنی آیت" وَ اِنَّا عَلٰی ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ "[42]اس آیت کے اعداد بڑے صاحب جمل 1274 ہیں اور 1274 کے زمانہ کو جب عیسوی تاریخ میں دیکھنا چاہیں تو 1857 ہوتا ہے سو در حقیقت ضعف اسلام کا زمانہ ابتدائی یہی 1857 ہے جس کی نسبت خدا تعالی آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھا یا جائے گا۔

مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

"ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اس لیے ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ ﷺ(مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔"[43]

مرزا غلام احمد اور مرزا بشیر کے ان اقتباسات سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کے تشخص کو بگاڑنے کی بے انتہا کوشش کی ہے ان کا مقصد تفسیر قرآن سے قرآن معنی کی وضاحت نہیں بلکہ حجیت قرآن کو ختم کرنا اور قرآن کریم کی حقیقی شکل کو بگاڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کرنا شاید یہی وجہ ہے کہ آج عیسائی مشینری قادیانیت کو مغرب میں آزادی دینے بلکہ مغرب میں فروغ دینے سے بھی گریزاں نہیں۔

آگ

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 17 "مَثَلُهُم كَمَثَلِ الَّذِى اسۡتَوۡقَدَ نَارًا"میں آگ کا لفظ جنگ کے معنی میں بولا گیا ہے۔

سورۃ طہ آیت نمبر 10 "اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى"میں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کا مدین سے واپسی پر کشفاً آگ کا دیکھنا مراد لیا گیا ہے۔

سورۃ الرحمن کی آیت نمبر 35"يُرۡسَلُ عَلَيۡكُمَا شُوَاظٌ مِّنۡ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنۡتَصِرٰنِ" میں آگ کے شعلے اوپر سے گرائے جانے سے مراد سمک دیز ہے۔

سورۃ الواقعہ کی آیت نمبر 71

" اَفَرَءَيۡتُمُ النَّارَ الَّتِىۡ تُوۡرُوۡنَ" میں گیلی لکڑی میں آگ کی تمثیل مراد ہے۔

---

[42] المؤمنون:18

Al-Muminoon:18

[43] ازالہ اوہام، حصہ دوم حاشیہ، ص722، مرزا بشیر احمد ایم اے، کلمۃ الفصل، نظارت اشاعت ربوہ، ص 173

Izala Awham, Part II Hashiya, p. 722, Mirza Bashir Ahmad MA, Kalmat al-Fasal, Nazarat-e-Prakashan Rabwah, p. 173

ابو لہب

سورۃ لہب آیت نمبر 1

"تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ" میں ابو لہب سے مراد دشمن اسلام ہے یعنی امریکہ اور روس کی طاقتیں ابو لہب کے دو ہاتھوں سے مراد روس اور امریکہ کی حلیف ہیں ابو لہب کی بیوی سے مراد روس اور امریکہ کی ملکی رعیت ہے۔

سورۃ لہب کی آیت نمبر 5

"فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ" میں ابو لہب کی بیوی کی گردن میں رسا باندھا جانے سے مراد دشمنان اسلام کی تباہی کی پیش گوئی ہے۔

احیاء موتیٰ

سورۃ انبیاء کی آیت نمبر 95

"وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ" میں ہے کہ حقیقی مردے کبھی زندہ نہیں ہوتے۔

سورۃ یاسین کی آیت نمبر 31

"اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ"

سورۃ زمر کی آیت نمبر 42

"اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَى إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ"

اور سورۃ انفال کی آیت نمبر 24

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ" میں ہے کہ انبیاء روحانی مردے زندہ کرتے ہیں نہ کہ قبروں میں دفن شدہ مردے۔

اسراء

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 1

"سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ"

میں نبی کریم ﷺ کا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف کشفاً جانا مراد ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 60

"وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقرآن وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا"

میں ہے کہ اسریٰ ایک لطیف خواب تھا۔

امت محمدیہ میں نبوت جاری

سورۃ النساء کی آیت نمبر 69

"وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا"

میں ہے کہ امت محمدیہ میں نبوت جاری رہنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

آنحضرت کے بروز کے آنے کی پیش گوئی

سورۃ الصف کی آیت نمبر 6

"وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِىٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّـٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٝٓ اَحْمَدُ، فَلَمَّا جَآءَهُـمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ"

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

سورۃ ھود کی آیت نمبر 17

"أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ"

میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ایک گواہ کے آنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

انجیل کوئی شرعی کتاب نہیں ہے

سورۃ انعام کی آیت نمبر 156

"أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ"

میں ہے کہ انجیل کوئی شرعی کتاب نہیں ہے۔

کلام اللہ کی غلط تفسیروں نے انہیں بہت خراب کیا ہے اور ان کی دماغی، دلی قوت پر بہت برا اثر پڑا ہے اس زمانہ میں بغیر کسی شک کے قرآن پاک کے لیے ضروری ہے کہ اس کی ایک نئی اور صحیح تفسیر کی جائے کیونکہ فی الحال جن تفسیروں کی تعلیم دی جاتی ہے وہ نہ اخلاقی حالت کو درست کر سکتی ہیں اور نہ ہی ایمان حالت کو بلکہ فطرتی سعادت اور نیک روشنی کی مزاحم ہو رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اصل میں اپنے اکثر زوائد کی وجہ سے قرآن کریم کی تعلیم نہیں ہے قرآنی تعلیم ایسے لوگوں کے دلوں سے ختم ہوگئی ہے کہ گویا قرآن اسمان پر اٹھایا جا چکا ہے وہ ایمان جو قرآن پاک نے بتایا تھا اس سے لوگ ناواقفیت اختیار کر چکے ہیں وہ عرفات جو قرآن نے عطا کیا تھا اس سے لوگ بے خبر ہو گئے ہیں بلکہ یہ سچ ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترتا انہی معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا پھر انہی حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہو گا"

مرزا غلام احمد اپنے الہامات کے متعلق لکھتا ہے کہ میں خدا تعالی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں انہیں لہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور اللہ تبارک وتعالی کی دوسری کتابوں پر جس طرح میں قرآن پاک کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام سمجھتا ہوں۔

خلاصہ

قادیانی تفاسیر کے مطالعہ سے یہ بات محسوس ہوتی ہے کہ قادیانی تاویلات کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی ہے کہ ایک نیا دین متعارف کروایا جائے اور بالخصوص غلام احمد قادیانی کو ہر طرح سے قرآنی نبیوں کی طرح ایک نبی ثابت کیا جائے۔

اسی لیے ان تفاسیر میں معجزات کا انکار ہے یا ان کی ایسی تاویل ہے جس سے انبیاء کی امتیازی شان بالکل ختم ہو کر رہ جاتی ہے اسی طرح جو مباحث اثبات نبوت کے حوالے سے تھی ان میں بھی منمانی تاویلات کی گئی ہیں

ان باطل تاویلات کی ایک ہی وجہ سامنے اتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنا کر پیش کیا جائے اسی لیے انہوں نے ایسے تراجم تیار کیے جن کو نہ لغت کی تائید ہے نہ عرف کی تائید ہے نہ اجماع کی تائید ہے ان باطل تاویلات کے اسباب کو دو لفظوں میں بیان کرنا ہو تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ قرآنی تفسیر نہیں یا قرآنی ترجمانی نہیں بلکہ غلام احمد کی ترجمانی ہے

ان باطل تاویلات کی وجہ سے امت میں انتشار کا دروازہ کھلا علمی حلقوں میں بہت زیادہ تشویش پائی گئی کچھ نادان مفکرین نے مخصوص مقاصد کے پیش نظر ان کی بعض تاویلات کو قبول کیا جو کہ خود اجماع کے خلاف ہے مغرب میں اس وقت ان باطل تاویلات پر مشتمل تفاسیر کو مسلم تفاسیر کے درجے میں رکھ کر پر رکھا جا رہا ہے جس سے قرآن کریم کے اندر تضادات کو تلاش کرنے کا ایک دروازہ انہی باطل تاویلات کی بنا پر کھولنے کی کوشش کی جا رہی ہے اسلامی ممالک میں اگرچہ ان تاویلات کو کوئی خاص نگاہ سے نہیں دیکھا جا سکتا لیکن باہر کی دنیا میں انتقاسیر و تراجم کو قرآن کا حقیقی ترجمان بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اس لیے اس امر کی ضرورت ہے کہ اس کا سد باب کیا جائے اور ان کی تفسیری تاویلات جو دراصل تحریفات ہیں ان کا علمی و تحقیقی رد کیا جائے۔

سفارشات

- یہ بات اگرچہ درست ہے کہ قادیانی تفاسیر اصل میں تحریفات و تاویلات باطلہ ہیں لیکن باہر کی دنیا میں چونکہ ان کو قرآن کا ترجمان بنا کر پیش کیا جا رہا ہے اس لیے آگے چند چیزوں پر ہمیں غور کرنا چاہیے۔
- بین الاقوامی سطح پر قادیانی تحریفات کو واضح کرنا چاہیے اور اس پر خصوصی مکالمہ اور سیمینار ہونے چاہیے۔
- بین الاقوامی سطح پر ایسے اقدامات کرنے چاہیے جن سے قرآن پاک پر جو گرد یہ گروہ ڈالنا چاہتا ہے وہ ختم ہو جائے اور قرآن کا حقیقی چہرہ لوگوں کے سامنے آئے۔
- قادیانیوں کے نزدیک قرآن کریم حجت نہیں بلکہ اس قرآن کریم کی تجدید کی گئی ہے اور وہ تجدید ان نام نہاد تاویلات و تحریفات کرنے والوں نے کی ہے اس لیے عالمی سطح پر ایسے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جن سے ان کا حقیقی قرآن سے وابستہ ہونے کا دھوکہ ختم ہو جائے۔